34604 ـ كيا بيماری، يا كوئی حادثہ وغيرہ كي بنا پر جو تكليف بھي آتی ہے بندی كو اس كا اجروثواب حاصل ہوتا ہے؟

سوال

جادو اور نظر بد اللہ تعالی كي طرف سے ابتلاء اور آزمائش ہے، تو كيا جب بندے كواس ميں سے كوئي ايك كا سامنا كرنا پڑے تو اسے اجر حاص ہوتا ہے؟
اور كيا بيماری ياا حادثہ وغيرہ كي بنا پر جو بھي تكليف آتي ہے اس پر بندے كو اجر حاصل ہوتا ہے يا اسلام نے كوئي ايسے امور بيان كئے ہيں جن پر عمل كرنے سے يہ اجر حاصل ہوگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (10936) كے جواب ميں شيخ محمد صالح ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالی كا فتوی گزر چكا ہے، اور اس ميں يہ بيان كيا گيا ہے كہ جن مصائب اور تكليفوں پر مسلمان كو اجروثواب حاصل ہوتا ہے وہ ہيں جن پر وہ صبر و تحمل كا مظاہرہ كرے اور اس پر اللہ تعالی سے اجروثواب كےحصول كي نيت ركھے تو اسے اجر حاصل ہوتا ہے.

اس ميں كوئي شك نہيں كہ نظر بد اور جادو مسلمان شخص كو پہنچنے والی مصيبتوں ميں سب سے بڑی مصيبت ہے، اور اس ميں مبتلا ہونے والے كي عقل اور دل وجان اور اعضاء پر اس كا بہت بڑا اثر ہوتا ہے، لھذا اگر وہ اس پر صبر كرتا ہے تو اللہ تعالی كي جانب سے اسے اجروثواب حاصل ہوگا.

ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما بيان كرتے ہيں كے ايك سياہ رنگ كي عورت نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے پاس آئی اور كہنے لگی:

مجھ پر دورہ پڑتا اور ميں بے لباس ہو جاتی ہوں لھذا آپ اللہ تعالی سے ميرے لئے دعا كريں، تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اگر تم چاہو تو صبر كرو تو تجھے جنت ملے گي، اور اگر چاہو تو ميں اللہ تعالی سے دعا كرديتا ہوں كہ وہ تجھے اس سے عافيت دے"

تو وہ عورت کہنے لگي: میں صبر کرتی ہوں، وہ کہنےلگی میں بے لباس ہو جاتی ہوں لھذا آپ میرے لئے اللہ تعالی سے دعا کریں کہ میں بے لباس نہ ہوا کروں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائي. صحیح بخاري حدیث نمبر (5652) صحیح مسلم حدیث نمبر (2576) .

انسان کو اس کي جان اور مال یا اس کے خاندان میں جو بھي مصیبت اور تکلیف آتی ہے وہ خالصتا شر نہیں، بلکہ اس کي بنا پر بعض اوقات بندے کو بہت زیادہ خیر اور بھلائی حاصل ہوتی ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں ایسا علاج ذکر کیا ہے جس سے نفس کي تکلیفوں میں تخفیف ہو جاتی اور اور اس پر جو اجر حاصل ہوتا ہے اس کا بھي ذکر کیا ہے، اور وہ علاج اس مصیبت اور تکلیف پر صبر کرنا اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا، اور یہ اللہ تعالی کا وعدہ ہے جو اس نے پورا کرنا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

اور صبر کرنے والوں کو خوشخبري دے دو، وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ بلاشبہ ہم اللہ تعالی کے لئے ہي ہیں اور یقینا ہم اس کي جانب ہي لوٹنے والے ہیں، انہی لوگوں پر اللہ تعالی کي نوازشیں اور رحمتیں ہیں، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں البقرۃ (155-157) .

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ کلمہ مصیبت زدہ کے لئے سب سے زیادہ جلدي یا بدیر پہنچا ہوا علاج ہے، کیونکہ یہ دو عظیم اصولوں پر مشتمل ہے جب بندے میں یہ دونوں اصول پائے جائیں اور ان دونوں اصولوں کي معرفت حاصل کر لے تو اس کي مصیبت ہلکی ہو جاتی ہے:

پہلا اصول: کہ بندہ اور اس کا مال و دولت یہ سب کچھ حقیقتا اللہ تعالی کي ملکیت ہیں، اور بندے کو یہ سب کچھ عاریتا اور عارضي ملي ہیں، لھذا جب اللہ تعالی اس سے یہ اشیاء لے لیتا ہے کہ وہ اس شخص کي طرح ہے جس کے پاس کوئي چیز عاریتا رکھ گئی ہو اور عاریت رکھنے والا شخص اس سے وہ چیز واپس لے لے.

دوسرا اصول: بندے کا مرجع اور اس کا اصل ٹھکانہ اس کے حقیقی مولا و آقا کي جانب ہي بالآخر اس نے اللہ تعالی کي جانب واپس جانا ہے، اور یہ ضروری چیز ہے کہ وہ اس فانی دنیا کو اپنے پیچھے چھوڑ دے اور اپنے رب کے پاس اسی طرح اکیلا جائے جس اسے پیدا کیا تھا نہ تو اس کا کوئي اہل اولاد تھي اور نہ مال ودولت اور کنبہ قبیلہ، اور نہ ہي کوئي نیکیاں اور برائي، لھذا جب بندے کي ابتدا بھي یہ ہے اور اس کي انتھاء بھي: تو پھر وہ موجودہ پر کس طرح خوش ہوتا اور کسي مفقود اور چھن جانے والی چیز کا افسوس کس طرح کرتا ہے؟ اور اس بیماري کا سب سے بڑا علاج اس ابتداء اور اس کے حشر و نشر کي فکر اور سوچ ہے.

ديكھيں: زاد المعاد (4 / 189) اختصار كےساتھ ذكر كيا گيا ہے.

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے تنگى اور تكاليف و مصائب پر صبر تو صرف مومن شخص ہي كرتا ہے اس كےعلاوہ كوئي نہيں .

صہيب رومى رضي اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مومن كا معاملہ بہت ہي عجيب ہے كہ اس كے اس كا سارے معاملات ميں ہي خير وبھلائي ہے، اورمومن كےعلاوہ يہ كسي اور كے لئے نہيں، اگر اسے آسانى اور خوشى حاص ہوتى ہے تو وہ اللہ كا شكر كرتا ہے اسے اس كا اجر ملتا ہے، اور اگر اسے كوئي تنگي اور مصيبت پہنچتى ہے تواس پر وہ صبر كرتا ہے تو اسے پھر بھي اجروثواب حاصل ہوتا ہے، لھذا مسلمان كے لئے اللہ تعالى كے ہر فيصلے ميں خيرو بھلائي ہے" صحيح مسلم حديث نمبر (2999) .

مصائب اور تنگياں يقينا اللہ تعالى كي طرف سے بندے كي آزمائش اورامتحان ہے، اور اللہ تعالى كي جانب سے اس كے ساتھ محبت كي علامت ہے؛ جبكہ يہ ايك دوائي كي مانند ہے اگر چہ وہ دوائي كڑوي ہے، ليكن يہ دوائي آپ كڑوي ہونے كےباوجود اسے دينگے جس سے تمہيں محبت ہے ـ اور اچھي اچھي مثاليں اللہ تعالى كے لئے ہيں ـ لھذا حديث ميں ہے كہ:

" عظيم بدلہ امتحان اور آزمائش بڑي ہونے كے اعتبار سے ملتا ہے، اور بلا شبہ اللہ تعالى جب كسى قوم سے محبت كرنے لگتا ہے تو انہيں آزمائش ميں مبتلا كرتا ہے، لھذا جواس پر راضى ہو جائے اسے رضامندى اور خو شنودى حاصل ہو جاتى ہے، اور جو ناراض ہو اسے ناراضگي ملتى ہے" جامع ترمذى حديث نمبر (2396) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (4031) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اسے صحيح قرار ديا ہے.

لھذا كسي بھي مسلمان كےلائق اور اس كےشايان شان نہيں كہ وہ اللہ تعالى كي جانب سے مقدر كردا آزمائش كو ناپسند كرتا پھرے، حسن بصري رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

پہنچنے والى مصيبتوں اور تكليفوں اور حادثات كو ناپسند نہ كرو، ہو سكتا ہے جسے تم ناپسند كرتے ہو اس ميں تمہارى نجات اور كاميابى ہو، اور ہو سكتا ہے جس معاملے كو تم ترجيح ديتے ہو اس ميں تمہارى ہلاكت ہو.

واللہ اعلم .